۳

غزل

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

بولنا
- مباحثوں، مذاکروں میں موضوع کے حق یا مخالفت میں حصہ لے سکیں۔
- کسی ادبی، علمی یا صحافتی موضوع پر اپنے مطالعے، تجربے اور مشاہدے کی روشنی میں سامعین کے سامنے درست تلفظ، لب و لہجے کے ساتھ زبانی تقریر کر سکیں۔

پڑھنا
- مختلف مصنفین / شعرا کے ادب پارے پڑھ کر اس زمانے کی تاریخ سے واقف ہوتے ہوئے عصری تناظر میں اس کی اہمیت پر رائے دے سکیں۔
- معلوماتی کتب، قاموس مترادفات، انٹرنیٹ، انسائیکلوپیڈیا، لغات وغیرہ سے حوالہ جاتی مواد تلاش کر کے بر محل استعمال کر سکیں۔

لکھنا
- غزل کے اشعار کے حوالوں (شاعری کے پس منظر، انداز بیان، شعری محاسن کے استعمال کی وضاحت) کے ساتھ تشریح کر سکیں۔

قواعد / زبان شناسی
- نئے الفاظ بناتے ہوئے سابقوں اور لاحقوں کا استعمال کر سکیں۔

خاص الفاظ	بے باکی	تُہمت	خُو	طُرفہ
	عُشاق	مَشقِ سُخن	مُشقّت	نالہ

ہدایات برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو قاموس مترادفات، انسائیکلوپیڈیا، انٹرنیٹ اور لغات سے حوالہ جاتی مواد تلاش کرنے کا طریقہ بتائیں۔

مولانا حسرت موہانی (۱۸۷۵ء۔۱۹۵۱ء)

سید فضل الحسن نام، حسرت تخلص۔ قصبہ موہان، ضلع اناؤ میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام سید اظہر حسن تھا۔ ابتدائی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی۔ علی گڑھ کالج سے بی۔اے کیا۔ شاعری کا شوق بچپن ہی سے تھا۔ شعر کہنا شروع کیا تو اصلاح کے لیے تسنیم لکھنوی سے مشورہ کرتے رہے۔ شاعر ہونے کے علاوہ وہ تحریکِ آزادی کے اہم رہنما تھے، اس لیے زندگی کا بڑا حصہ قید و بند کی صعوبتیں جھیلتے گزارا۔ اس دوران میں ان کی مالی حالت تباہ ہو گئی مگر انھوں نے ہر مصیبت کو ہنس کر سہا اور چکّی مشقت کے ساتھ ساتھ مشقِ سخن کو بھی مرتے دم تک جاری رکھا۔ حسرت کو "رئیس المتغزلین" کہا جاتا ہے۔ انھوں نے اردو غزل کو ایک نیا لہجہ اور توانائی دی ہے۔ ان کے کلام میں بے ساختگی، نکتہ آفرینی اور حسن و عشق کی کیفیات کا دل کش امتزاج ہے، مگر ان کی پہچان عاشقانہ لب و لہجے اور بے پناہ سادگی کے باعث ہے۔ انھوں نے غزل کو حقیقی انسانی جذبات کا ترجمان بنایا اور اس میں آزادی و حریت کی ایسی تڑپ پیدا کی ہے جو ان سے پہلے کم نظر آتی ہے۔ ان کی شاعری کے تیرہ دیوان، کلیاتِ حسرت موہانی کے عنوان سے ۱۹۵۹ء میں شائع ہوئے۔ نکاتِ سخن، فنِ شاعری کے نکات سمجھنے میں مدد دیتی ہے۔ ان کی کتاب مشاہداتِ زنداں میں ان کی قید و بند کا احوال درج ہے۔

پڑھیں

پڑھنے سے پہلے پوچھیں

- ہندوستان میں آزادی کی تحریک میں شاعروں نے کیا کردار ادا کیا ہے؟
- حسرتؔ موہانی غزل کے بڑے شاعر تھے یا ایک سیاسی رہ نما؟

ہے مشقِ سخن جاری چکی کی مشقت بھی
اک طرفہ تماشا ہے حسرتؔ کی طبیعت بھی

جو چاہو سزا دے لو تم اور بھی کھل کھیلو
پر ہم سے قسم لے لو، کی ہو جو شکایت بھی

خود عشق کی گستاخی سب تجھ کو سکھا دے گی
اے حُسنِ حیا پرور، شوخی بھی شرارت بھی

عُشاق کے دل نازک، اُس شوخ کی خُو نازک
نازک اِسی نسبت سے ہے کارِ محبت بھی

رکھتے ہیں مرے دل پر کیوں تہمت بے تابی
یاں نالۂ مضطر کی جب مجھ میں ہو قوت بھی

اے شوق کی بے باکی وہ کیا تیری خواہش تھی
جس پر انھیں غصہ ہے انکار بھی حیرت بھی

ہیں شادؔ و صفیؔ ،شاعر یا شوقؔ و وفاؔ حسرتؔ
پھر ضامنؔ و محشرؔ ہیں اقبالؔ بھی وحشتؔ بھی

(دیوانِ حسرتؔ موہانی۔ حصہ اول)

مشق

بولنا

۱۔ اپنے سکول میں اپنے استاد محترم / استانی صاحبہ کی نگرانی اور رہ نمائی میں درج ذیل عنوانات میں سے کسی ایک موضوع پر مباحثہ اور مذاکرہ منعقد کرائیں۔ خود بھی اس موضوع کے حق یا مخالفت میں حصہ لیں۔

الف۔ برداشت اور رواداری　　ب۔ وطنیت　　ج۔ سوشل میڈیا کے آداب

پڑھنا

۲۔ حسرت موہانی اُردو غزل گوئی کے ایک اہم شاعر ہیں۔ انھیں قدیم غزل گو اساتذہ سے بڑا لگاؤ رہا ہے اُن کے فکر و فن کا نہ صرف مطالعہ کیا بلکہ خود بھی ان کی شاعری سے فیض یاب ہوئے لیکن حسرت موہانی کا گہرا تعلق سیاست سے بھی رہا۔ تحریک آزادی ہندوستان میں عملی جدوجہد کی پاداش میں

اُنھیں قید وبند کی صعوبتیں بھی برداشت کرنا پڑیں۔ اُن کی شاعری پڑھ کر اس زمانے کی تاریخ سے واقفیت حاصل کریں کہ آزادی کی خاطر کوشش کرنے والوں کو کن کن آزمائشوں سے گزرنا پڑتا ہے اور قابض حکمران ظلم کے کون کون سے پہاڑ توڑتے ہیں۔ مثلاً:

ہے مشقِ سخن جاری چکی کی مشقت بھی
اک طرفہ تماشا ہے حسرت کی طبیعت بھی
اچھا ہے ، اہل جور کیے جائیں سختیاں
پھیلے گی یونہی، شورشِ حب وطن تمام
ہم قول کے صادق ہیں اگر جان بھی جاتی
واللہ! کہ ہم خدمت انگریز نہ کرتے

بالکل اسی طرح فلسطینی عوام کی دربدری اور کرب ناک زندگی، ترقی پسند شاعر فیض احمد فیض کی شاعری کا اہم موضوع رہی ہے۔ انھوں نے فلسطینیوں کے حوالے سے کئی نظمیں تحریر کیں تاکہ اس عالمی مسئلے کی بہتر انداز میں نشان دہی ہو سکے۔ فلسطینی شہدا جو پردیس میں کام آئے'' جیسی نظموں میں فلسطینیوں کی حمایت کی ہے۔ فیض احمد فیض نے اپنا پورا شعری مجموعہ مرے دل مرے مسافر'' فلسطینی رہنما جناب یاسر عرفات کے نام کیا ہے۔ آپ درج بالا تینوں منظومات کو پڑھ کر اس زمانے کی تاریخ سے واقف ہوتے ہوئے عصری تناظر میں اس کی اہمیت اور حل کے حوالے سے تجاویز پیش کریں۔

۳۔ مسئلہ فلسطین، مسئلہ کشمیر کے متعلق معلومات کتب، قاموس مترادفات، انٹرنیٹ انسائیکلوپیڈیا، لغات وغیرہ سے حوالہ جاتی مواد تلاش کریں اور ایک تحریر لکھتے ہوئے ان کا برمحل استعمال کریں۔ مواد کے حصول کے سلسلے میں درج ذیل شخصیات کو ضرور پیش نظر رکھیں۔

i. جناب یاسر عرفات
ii. جناب محمود درویش
iii. ڈاکٹر نمر سلطانی
iv. سید علی گیلانی
v. گلاب سنگھ (مہاراجا)
vi. سردار محمد عبدالقیوم خان
vii. حبہ خاتون

لکھنا

۴۔ غزل کے درج ذیل اشعار کے حوالوں (شاعری کا پس منظر، اندازِ بیاں، شعری محاسن کی وضاحت) کے ساتھ تشریح کریں۔

جو چاہو سزا دے لو تم اور بھی کُھل کھیلو
پر ہم سے قسم لے لو ، کی ہو جو شکایت بھی
عشاق کے دل نازک، اس شوخ کی خُو نازک
نازک اسی نسبت سے ہے کارِ محبت بھی

قواعد/زبان شناسی

۵۔ درج ذیل سابقوں، لاحقوں سے تین تین الفاظ بنائیں۔

بے:				
خوش:				
نا:				
خانہ:				
گر:				
مند:				

سرگرمیاں

ا۔ علامہ اقبال کی شاعری میں "کشمیر" کے حوالے سے لکھے گئے پانچ اشعار ڈھونڈ کر لکھیں۔

۲۔ "ذہنی دباؤ پر قابو پانا" یا "صحت و صفائی" کے موضوع پر اپنے مطالعے، تجربے اور مشاہدے کی روشنی میں کلاس کے طلبہ کے سامنے درست تلفظ، لب و لہجے کے ساتھ زبانی تقریر کریں۔